سوال

(08) امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں کیا کیا دلیلیں ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں کیا کیا دلیلیں ہیں حوالہ سمیت تحریر فرمائیے اور اگر کوئی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے تو اس کے منہ میں آگ کا انگارا بھرا جائے گا۔ یہ کہاں تک صحیح ہے اس کا مدلل جواب دیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی اس سلسلہ میں دس حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں ان کو غور سے پڑھو اور عمل کرو، **پہلی حدیث** حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ ’’کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔‘‘ اس حدیث کو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھی ضروری ہے تنہا ہو یا امام یا مقتدی، بغیر سرۂ فاتحہ پڑھے کسی کی کوئی نماز نہیں ہوتی خواہ فرض ہو یا نفل ہر ایک میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے کیوں کہ حکم عام ہے۔

دوسری حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَائَ الْاِمَامِ فَقَالَ اِقْرَأْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ الحدیث رَوَاہُ مُسْلِمٌ ص ۱۶۹ یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے کہ اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ہے پس ابوہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم لوگ امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو ابوہریرہؓ نے کہا پڑھ سورہ فاتحہ کو آہستہ، روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔

تیسری حدیث

عن عبادۃ بن الصامت قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القرآۃ فلما انصرف قال انی اراکم تقرئون خلف امامکم قال قلنا یا رسول اللہ ای واللہ قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانہ لا صلٰوۃ لمن لم یقرأ بھا رواہ لاترمذی وقال حسن ؤابوداؤد والنسائی وغیرہ۔ ’’یعنی عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پس بھاری ہوئی آپ کو قرأت پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو، ہم لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ، قسم اللہ کی، آپ نے فرمایا نہ پڑھو مگر سورۂ فاتحہ اس واسطے کہ نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ حسن ہے۔ اور ابوداؤد و نسائی وغیرہ نے۔

چوتھی حدیث

عن زید بن واقد عن حزام بن حکیم و مکحول عن نافع بن محمود بن الربیع کذا وقال انہ سمع عبادۃ بن الصامت یقرأ بام القرآن وابو نعیم یجھر بالقرآۃ فقلت رأیتک صفۃ فی صلاتک شیئا قال و

ماذاک قال سمعتک تقرأ بام القراٰن وابو نعیم یجھر بالقراۃ قال نعم صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات آلتی یجھر فیھا بالقرآۃ فلما انصرف قال منکم من احد یقرأ شیئا من القرآۃ اذا جھرت بالقراۃ قلنا نعم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول مالی انازع القران فلا یقرأن احد منکم شئیا من القرآن اذا جھرت بالقرآۃ الا بام القراٰن رواہ الدار قطنی وقال ھذا اسناد حسن ورجالہ ثقات کلھم ۔ ’’یعنی نافع بن محمود سے روایت ہے کہ انہوں نے عبادہ بن صامت سے سنا کہ وہ سورئہ فاتحہ پڑھتے ہیں حالاں کہ ابو نعیم جہر سے قرأت کر رہے تھے پس کہا کہ میں نے آپ کو نماز میں ایک شے کرتے دیکھا ہے ۔ عبادہؓ نے کہا کہ وہ شے کیا ہے کہا آپ کو میں نے سورئہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ۔ حالاں کہ ابو نعیم جہر سے قرأت رہے تھے ، عبادہؓ نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض وہ نماز پڑھائی جس میں جہر سے قرأت کی جاتی ہے پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کوئی تم میں سے کچھ پڑھتا ہے جبکہ میں جہر سے قرأت کی جاتی ہے جبکہ میں جہر سے قرأت کرتا ہوں ، ہم لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ پس فرمایا کیا ہے مجھ کو کہ میں منازعت اور کشاکشی کیا جاتا ہوں قرآن میں ، پس ہر گز نہ پڑھے تم میں سے کوئی کچھ قرآن جبکہ میں جہر سے قرأت کروں مگر سورئہ فاتحہ ، روایت کیا اس حدیث کو دار قطنی نے اور کہا کہ یہ اسناد حسن ہے اور اس کے کل راوی ثقہ ہیں ۔

اس حدیث سے بھی صراحتاً معلوم ہوا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ پڑھنی چاہیے ۔

پانچویں حدیث

عن محمد بن عائشۃ عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقرؤن والامام یقرأ قالوا انا نفعل قال لا الا ان یقرأ احدکم بفاتحۃ الکتاب رواہ احمد والبیھقی والبخاری فی جزءہ وفی روایۃ البخاری الا ان یقرأ احدکم بفاتحۃ الکتاب فی نفسہ ونحوہ فی روایۃ البخاری قال ھذا اسناد صحیح واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم ثقۃ فترک ذکر اسمائھم فی الاسناد ولا یضر اذا لم یعارضہ ما ھو اصح عنہ وقال الحافظ فی التلخیص ص ۸۷ اسنادہ حسن ۔

یعنی محمد بن عائشہؒ نے ایک صحابیؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم لوگ پڑھتے ہو جب کہ امام پڑھتا ہے لوگوں نے کہا بیشک پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر سورئہ فاتحہ آہشتہ پڑھنا چاہیے ، روایت کیا اس حدیث کو احمدؒ نے ،بخاریؒ نے جزء القرآۃ میں اور کہا بیہقیؒ نے یہ اسناد صحیح ہے اور کہا حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الجبیر میں کہ اسناد اس حدیث کی حسن ہے ۔ اس حدیث سے بھی صراحتاً معلوم ہوا ، کہ مقتدیں کو امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ پڑھنی چاہیے ۔

چھٹی حدیث

عن انس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فلما قضی صلوٰتہ اقبل علیھم بوجھہ فقال اتقرؤن فی صلاتکم والامام یقرأ فسکتوا فقالھا ثلاث مرات فقال قائل او قائلون انا لنفعل قال فلا تفعلوا ولیقرأ احدکم بفاتحۃ الکتاب فی نفسہ رواہ البخاری

ترجمہ : اس حدیث کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو نماز پڑھائی ، پس جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم لوگ اپنی نماز میں پڑھتے ہو جبکہ امام پڑھتا ہے پس صحابہ چپ رہے آپ نے اس بات کو تین بار فرمایا ایک شخص یا کئی شخصوں نے کہا بیشک ہم لوگ پڑھتے ہیں فرمایا آپ نے ایسا نہ کرو اور سورئہ فاتحہ آہستہ پڑھ لو روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے ۔

ساتویں حدیث

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرؤن خلفی قالوا نعم انا لنفعل ھذا قال فلا تفعلوا الا بام القرآن رواہ البخاری فی جزء القرآۃ ص ۵ حاصل اس حدیث کا یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ لوگوں نے کہا ہاں ۔ ہم لوگ جلدی جلدی پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا نہ پڑھو مگر سورئہ فاتحہ ، روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے جزء القرآۃ میں ۔

آٹھویں حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب خلف الامام ۔ ’’یعنی عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے امام کے پیچھے سورئہ فاتحہ نہ پڑھی ۔ (بیہقی)

نویں حدیث

من صلی خلف الامام فلیقرأ بفاتحۃ الکتاب ۔ عبادہ بن صامت سے سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز پڑھے امام کے پیچھے تو اس کو سورئہ فاتحہ پڑھنا چاہیے ۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں اور کہا بیہقی نے کل راوی اس حدیث کے سچے ہیں اس حدیث سے بھی قرأۃ فاتحہ خلف الامام کا وجوب بصراحت ثابت

ہے۔

دسویں حدیث

من صلی صلٰوۃ لم یقرأفیھا بام القراٰن فھی خداج یعنی عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جو شخص ایسی نماز پڑھے کہ اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور طحاوی نے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ چاہے مقتدی ہو یا غیر مقتدی نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو گی۔

امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی وجہ سے منہ میں انگارے رکھنے کی کوئی حدیث نہیں ہے بعض لوگوں کا قول ہے اور وہ بھی ضعیف ہے قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی کا قول قابل حجت نہیں ہے آپ کی تسلی کےلیے ذیل میں اس قول کو نقل کر کے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔

مؤطا امام محمدؒ ص ۹۸ میں ہے : قال محمد اخبرنا داؤد بن قیس الفراء المدنی اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انہ ذکر لہ ان سعداًقال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ۔'' یعنی سعد بن ابی وقاصؓ کی بعض اولاد نے دائود بن قیس سے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارا ہو۔

الجواب :... سعد بن ابی وقاص کا یہ اثر صحیح نہیں ہے تعلیق المجد حاشیہ موطا امام محمد ص ۹۹ میں ہے : قولہ بعض ولد بضم الواو سکون اللم ای اوردہ ولم یعرف اسمہ قال ابن عبد البر فی الاستذکار ھذا حدیث منقطع لایصح انتھی۔ یعنی بعض اولاد سعد بن ابی وقاص کا نام معلوم نہیں ہوا ہے کہا حافظ ابن عبد البر نے استذکار میں یہ حدیث منقطع ہے صیح نہیں ہے اور حافظ مدوح تمہید میں لکھتے ہیں ۔ واما ماروی عن سعد بن ابی وقاص انہ قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ فمنقطع لایصح ولا نقلہ ثقۃ انتھی۔ یعنی لیکن وہ اثر جو سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارہ ہو سو وہ منقطع ہے صحیح نہیں ہے اور کسی ثقہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔ امام بخاریؒ جزء القراۃ ص ۷ میں لکھتے ہیں :

وروی داؤد بن قیس عن ابن نجاد رجل من ولد سعد عن سعد وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ وھذا مرسل وابن نجاد لم یعرف ولا سمی ولا یجوز لاحد ان یقول فی القاری خلف الامام جمرۃ لان الجمرۃ من عذاب اللہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولا ینبغی لاحد ان یتوھم ذالک علی سعد مع ارسالہ وضعفہ انتھی۔

یعنی داؤد بن قیس نے ابن نجاد سے جو سعد بن ابی وقاصؓ کی اولاد سے ایک شخص ہیں روایت کیا سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارا ہو اور یہ مرسل ہے اور ابن نجاد پہچانا نہیں جاتا ہے اور نہ اس کا نام لیا گیا ہے اور کسی کو یہ جائز نہیں کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے منہ میں انگارا ہو کیونکہ اگر اللہ کے عذاب سے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے عذاب سے عذاب نہ کرو اور کسی کو لائق نہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ پر اس بات کا وہم کرے کہ انہوں نے ایسا کہا ہو گا اور ساتھ اس کے یہ اثر مرسل اور ضعیف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا عبد السلام بستوی (مدرسہ ریاض العلوم دہلی) اخبار اہلحدیث دہلی جلد ۹ ش ۲۳

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 112-116

محدث فتویٰ